سوال

(195) داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارڈف سے غلام حسین دریافت کرتے ہیں

(الف) داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ہمارے ہاں مقامی مسجد میں ایک پوسٹر میں لکھا ہے کہ داڑھی واجب ہے اور حدیث میں ایک باشت حد ہے اس سے کم نہیں منڈوانا یا کتروانا جائز نہیں ۔ جوایسا کرتے ہیں وہ توبہ و تجدید نکاح کریں ۔ کیا واقعی ایسی صورت میں تجدید نکاح کی ضرورت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(الف) داڑھی کی شرعی حیثیت کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم مفصل جائزہ پش کرتے ہیں اوراس سلسلے میں درج ذیل امور پر روشنی ڈالیں گے ۔

اول : داڑھی رکھنا واجب ہے یا سنت

دوم : داڑھی منڈوانا حرام ہے یا مکروہ

سوم : داڑھی کتروانا جائز ہے یا نہیں اور یہ کہ داڑھی کتنی لمبی ہونی چاہیے ۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ داڑھی مردانگی کی علامت اور مردوں کی زینت ہے اور ہر مذہب میں اس کی حیثیت مسلمہ ہے ۔ قدیم زمانے میں بادشاہوں اور حکمرانوں اور علماء اور فلاسفروں کے لئے داڑھی امتیازی نشان سمجھا جاتا تھا ۔ داڑھی منڈوانے کا رواج ایران کے آتش پرست حکمرانوں سے ہوا اور پھر اس کے اثرات پھیلتے گئے ۔ یورپ اور مغرب میں مدتوں داڑھی عزت و وقار کی علامت سمجھی جاتی رہی ہے ۔ طبی نقطہ نظر سے بھی داڑھی منڈانے کو نقصان دہ قرار دیا گیا ہے ۔ تمام آسمانی مذاہب میں داڑھی کو بنیادی اہمیت حاصل رہی اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء بھی داڑھی رکھتے تھے ۔

چنانچہ سورہ طہ میں حضرت موسیٰؑ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے غصے سے جب اپنے بھائی حضرت ہارون کے بال پکڑے تو انہوں نے کہا ۔

أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾ ... سورة طه

''اے میری ماں کی بیٹے میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑو۔''

ایک روایت میں آتا ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں :

''سبحان الذی من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب''

''پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے زینت دی اور عورتوں کو گیسوؤں اور زلفوں سے زینت عطا فرمائی۔''

اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے جن چیزوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ فطرت میں سے ہیں ان میں داڑھی بڑھانا بھی شامل ہے۔ فطرت کی ان چیزوں میں ختنہ' زیرناف بالوں کی صفائی' ناخن تراشنا' داڑھی بڑھانا اور مونچھیں تراشنا شامل ہیں۔

خود سرورعالم ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ

''کان کثیر شعر اللحیۃ''

''آپ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی۔''

(۱) داڑھی کے واجب یا سنت ہونے کے بارے میں تھوڑا سا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اس عمر میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ ان سنتوں میں سے ہے جن کے ترک کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ جن علماء نے داڑھی رکھنے کو واجب کہا ہے' ان کے نزدیک بنیاد یہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔'' (مختصر مسلم کتاب الحیض باب احفوا الشوارب واعفوا الحی ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۱۸۴) (بخاري و مسلم)

''مونچھیں تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

اور عربی میں لحیہ (داڑھی) کا لفظ ٹھوڑی اور دونوں رخساروں کے بالوں پر بولا جاتا ہے۔

بخاری شریف کی ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو اور مونچھیں تراشو اور داڑھی بڑھاؤ۔

وجوب پر دوسری حدیث یہ پیش کی جاتی ہے جو مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ

''امرنا باحفاء اشوارب واعفاء اللحیۃ۔'' (سنن ابی داؤد مترجم ج ۳ کتاب الترجل باب فی اخذ الشارب ص ۳۱۳ رقم الحدیث ۹۷۰)

''کہ حضور ﷺ نے ہمیں مونچھیں کاٹنے اور داڑھی چھوڑنے کا حکم دیا۔''

تیسری یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ کسریٰ کے جو مقاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے' انہوں نے داڑھیاں چٹ کرائی ہوئی تھیں اور لمبی لمبی مونچھیں رکھی ہوئی تھی۔ انہیں دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا :

''ویلکما من امر کما بہذا؟ قالا امرنا ربنا۔'' (تاریخ ابن جریر ۳/ ۹۱۔ ۹۰)

''کہ تمہیں یہ شکل بنانے کا کس نے حکم دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہمارے رب (یعنی بادشاہ کسریٰ) نے یہ حکم دیا۔''

تو اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''ولکن ربی امرنی باحفاء لحیتی وقص شاربی۔'' (تاریخ ابن جریر ۳/۹۱۔۹۰)

''لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔''

بہرحال اگر واجب نہ بھی ہو تو داڑھی وہ سنت موکدہ ہے جس کا چھوڑنا کسی شکل میں جائز نہیں۔

داڑھی منڈوانا حرام ہے؟

جہاں تک داڑھی منڈوانے کا تعلق ہے تو اس کے حرام ہونے پر تمام ائمہ اور علماء کا اتفاق ہے بعض نے اسے مکروہ کہا ہے لیکن اس کے اقوال دلیل کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ درج ذیل دلائل داڑھی منڈوانے کی حرمت پر شاہد ہیں

(۱) قرآن حکیم میں سورہ نساء کی یہ آیات جن میں شیطان کے بارے میں ذکر ہے اور شیطان نے کہا تھا ''میں تیرے بندوں میں سے کچھ کو اپنے پیچھے لگاؤں گا 'ان کو گمراہ کروں گا اور ان کو ہوس دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیریں گے اور میں ان کو کہوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑیں گے۔'' اب اس میں فلیغیرن خلق اللہ سے بعض علماء نے یہ استدلال کیا اس میں داڑھی منڈانا بھی شامل ہے۔

امام غزالی نے بھی ظاہری صورت کو مرد و عورت کے درمیان امتیاز قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں: ''داڑھی مردوں کی پوری خلقت میں داخل ہے اور اس سے ظاہری صورت میں عورتوں اور مردوں کے درمیان امتیاز ہے''

اور خلقت (شکل) میں تبدیلی کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے۔

(۲) آنحضرت ﷺ نے فرمایا

''احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود۔'' (الطحاوی فی شرح معانی الاثار ۲ ص ۳۳۳)

''مونچھیں کٹاؤ' داڑھیاں بڑھاؤ اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرو۔''

ایک روایت میں عیسائیوں اور مجوسیوں کا ذکر ہے کہ داڑھی رکھ کر ان کی مخالفت کرو۔

ان احادیث اور اقوال سے کم از کم اس قدر تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ محض فیشن اور غیروں کی نقالی میں داڑھی منڈواتے ہیں وہ حرام فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ظاہری چیزوں میں بھی اسلام کے دشمنوں کی بھی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ ظاہری چیزوں میں غیروں کی مشابہت کا اثر باطنی چیزوں پر بھی پڑتا ہے اور اپنا اور اپنے دین کا تشخص ختم ہو جاتا ہے اور اس پر متعدد تجربات شاہد ہیں اور پھر قرآن و سنت اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ کفار کی ایسے ظاہری امور میں مخالفت ضروری ہے جو ان سے باطنی قربت کا ذریعہ بنتے ہیں یا ان سے ذریعہ بننے کا اندیشہ پیدا ہو۔

اسی طرح جو لوگ نبی کریم ﷺ کی اس سنت مبارکہ کو حقیر سمجھ کر اسے ترک کرتے ہیں اس کے حرام ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ داڑھی تو ایک اہم سنت ہے ایک عام سنت کو

بھی حقیر سمجھنا یا اس سے مذاق کرنا نا صرف حرام ہے بلکہ یہ بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے ۔

علماء نے وضاحت کے ساتھ لکھا ہے : الاسہانۃ والاستہزاء علی الشریعۃ کفر (شرح عقائد)

"کہ شریعت کے کسی کام کو حقیر سمجھنا یا اس سے مذاق کرنا کفر ہے ۔"

ملا علی قاریؒ ترک سنت کے بارے میں ایک حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں "جو شخص حقارت یا لاپرواہی سے رسول اللہ ﷺ کی سنت چھوڑتا ہے وہ کافر وملعون ہے اور جو سستی و کاہلی سے ترک کردیتا ہے' وہ عاصی و نافرمان ہے ۔"

علامہ ابن ہمامؒ فتح القدیر میں فرماتے ہیں کہ جو شریعت کے کسی کام کو کفریہ الفاظ سے مذاق کرے تو وہ کفر کی طرح ہے ۔

ہمارے ہاں یہ بیماری موجود ہے کہ لوگ سنت نبوی ﷺ داڑھی کے طرح طرح کے نام لے کر مذاق کرتے ہیں اور اسے حقیر اس حد تک سمجھا جاتا ہے کہ بعض جاہل عورتیں اپنے خاوندوں کو داڑھی منڈوانے پر مجبور کردیتی ہیں اور بعض بے دین گھرانے شادی میں داڑھی منڈوانے کی شرطیں لگاتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے یہ ارشادات سامنے رکھ کر اپنے انجام کی خیر منانی چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کی شکل وصورت کو نہ صرف قبول نہ کیا بلکہ اسے تمسخر و مذاق بھی بنایا ۔ ان کا ٹھکانا آخر کہاں ہوگا یہ معمولی بات نہیں ۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھم یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے' اس لیئے اس انداز سے اس سنت کو ترک کرنے کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۔

داڑھی کی حد

داڑھی کے منڈوانے کے ناجائز ہونے پر تو کوئی اختلاف نہیں ہاں البتہ داڑھی کی حد پر اختلاف ہے یہ کتنی لمبی ہونی چاہیئے ۔

داڑھی کٹوانے کے جواز میں ترمذی شریف کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے

"ان النبی ﷺ یاخذ من لحیتہ من عرضھا و طولھا ۔" (ترمذی مترجم ج ۲ ابواب الاستئذان والادب باب ماجاء فی الاخذ من الحیۃ ص ۲۴۹)

"کہ نبی ﷺ اپنی ریش مبارک کے عرض سے بھی اور طول سے بھی کچھ ترشوادیتے تھے ۔" اس حدیث کی صحت میں کلام ہونے کے باوجود ائمہ دین کی تصریحات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ داڑھی ایک مشت سے کم رکھنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ایک بالشت سے زیادہ بال ترشوادیتے تھے ۔

جب کہ داڑھی بڑھانے والی احادیث کے راوی بھی خود حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں ۔

تمام روایات او اقوال و افعال کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شریعت کا اصل مدعا تو یہ ہے کہ داڑھی رکھی جائے' ہرگز منڈائی نہ جائے اور افضل و بہتر یہی ہے کہ مکمل داڑھی ہو اور زیادہ کم نہ کری جائے ۔ ہاں اگر داڑھی کا بے ڈھنگا پن دور کرنے اور اس کوفت سے بچنے کیلیئے کچھ بال طول و عرض سے کم کرلیئے جائیں تو اس میں بظاہر کوئی شرعی دلیل مانع نہیں ۔

اس طرح ایک مشت سے کم کرانے سے پرہیز کی جائے لیکن ایک مشت سے کم پر لفظ داڑھی کا اطلاق ہوگا اور اس داڑھی کو بھی ہم ناجائز نہیں کہہ سکتے اور یہ داڑھی بھی منڈوانے سے تو بہتر ہے ۔ خاص کر جب کوئی شخص سنت نبوی سمجھ کر رکھے تو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے لیکن اسے داڑھی بڑھانے کی تلقین کرنی چاہیئے ۔ ہاں اگر کوئی تھوڑی سی داڑھی محض فیشن کے طور پر رکھتا ہے تو اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ۔

آپ نے جو لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی منڈوانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو پھر دوبارہ نکاح کی ضرورت پیش آئے گی تو اس کی کوئی دلیل قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ داڑھی منڈوانے کو سنگین گناہ قرار دینے کے باوجود رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ اور ائمہ دین سے یہ چیز ثابت نہیں کہ اس گناہ کے ارتکاب سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور داڑھی رکھنے کے بعد اسے اپنے نکاح کی تجدید کرنا ہوگی ایسے لوگوں کو اپنے قول کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش کرنے چاہیے۔

جہاں تک توبہ کا تعلق ہے تو یہ بالکل درست ہے۔ جس طرح دوسرے گناہوں سے توبہ ضروری ہے اسی طرح اس گناہ سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص422

محدث فتویٰ